ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

علامہ سید محمد بن جعفر کتانی: حیات وخدمات

"ALLAMA SYED MUHAMMAD BIN JA'FAR KATTANI: BIOGRAPHY AND CONTRIBUTIONS"

***Muhammad Irfan Raza**
PhD Scholar (Islamic Studies), Government College University, Faisalabad
****Dr. Muhammad Anas Raza**
Assistant Professor of Islamic Studies, NCBA&E, Sub Campus, Multan
*****Moeena Sarwat**
PhD Scholar (Islamic Studies), NCBA&E, Sub Campus, Multan

ABSTRACT:
This research paper delves into the illustrious legacy of Allama Syed Muhammad bin Ja'far al-Hasani al-Kattani, a prominent figure hailing from the esteemed Kattani family residing in the city of Fes, Morocco. Renowned for their dedication to learning and piety, the Kattani lineage emerged as custodians of Islamic scholarship and culture, inheriting a significant portion of it following the downfall of Al-Andalus, migrating to Morocco and settling in Fes. Allama Syed Muhammad bin Ja'far al-Kattani, commonly known as Allama al-Kattani, was a polymath of exceptional caliber. His multifaceted expertise spanned across exegesis, jurisprudence, hadith, mysticism, historiography, and genealogy. Revered as a prolific author, Allama al-Kattani contributed extensively to the literary landscape, leaving behind a rich corpus of writings encompassing myriad subjects. This paper illuminates Allama al-Kattani's unparalleled contributions to scholarship, emphasizing his profound impact on diverse fields of knowledge. Through a comprehensive examination of his works and scholarly endeavors, this research highlights the profound intellect and erudition of Allama al-Kattani, shedding light on his enduring legacy as a beacon of knowledge and enlightenment in the city of Fes and beyond.
Keywords: *Allama al-Kattani, Fes, Morocco, Biography.*

شروع ہی سے فاس شہر علماء وصلحاء، محدثین ومفکرین اور بڑے بڑے مشائخ کا مسکن رہا ہے۔اندلس کی تباہی کے بعد اسلامی تہذیب وثقافت کا بہت بڑا حصہ وراثت میں مراکش کو ملا وہاں سے لوگ ہجرت کر کے یہاں آکر سکونت پزیر ہوئے جو کہ یہاں مستقل خانوادوں اور خاندانوں کی شکل اختیار کر گیا۔انہی خاندانوں میں سے ایک خاندان جو شہر فاس میں آکر اقامت پذیر ہوا وہ سادات کرام کا کتانی خاندان تھا جو اہل علم وعرفان کے ہاں خاص شہرت کا حامل ہے۔اس خاندان کی علمی، عملی، تبلیغی، تصنیفی وتالیفی خدمات نہ صرف فاس شہر ومراکش تک محدود ہیں بلکہ دنیا بھر میں علمی حلقوں میں ان کا سکہ جما ہوا ہے اور ان کی صلاحیتوں کے علماء وصلحاء معترف نظر آتے ہیں۔صدیوں سے کتانی خاندان زہد وتقوی پاک دامنی دنیا سے بے رغبتی نشرواشاعت علم اور دعوت الی اللہ میں شہرت کا حامل ہے۔

وہ ہستیاں جن کے زیر سایہ علامہ کتانی نے پرورش پائی اور انکی صحبت سے فیض یاب ہوئے علامہ ادریس بن طایع جو علامہ کتانی کے جداعلی ہیں بہت بڑے عالم عادل مجاہد فی سبیل اللہ تھے۔منتصر باللہ وعمر کتانی یہ دونوں عارف باللہ اور زہد وتقویٰ کی عملی مثال تھے ان سے بھی استفادہ کیا۔علامہ کتانی کے والد ماجد جعفر بن ادریس جنہیں شیخ الاسلام فی المغرب کہا جاتا ہے آپ مشہور محدث وحجۃ الحدیث تھے صحیح بخاری پر ان کے حواشی ہیں ترمذی پر انکی تعلیقات بھی موجود ہیں ان کی مشہور کتابوں میں کچھ یہ ہیں۔

1. كتاب السرب المختصرفی رجال القرن الحادی عشر،كتاب الدواهی المدهية للفرق المحمحية،الدررالفآخرة
2. رساله فی احكام اهل الذمة،(فقہ مالکی پر ہے)
3. الشرب المختصروالسرالمنتظرمن معين بعض اهل القرن الثالث عشر (اس میں علمائے مراکش کے حالات قلمبند کئے ہیں)
4. منتخب الاقاويل فی مايتعلق باالسراويل۔[1]

اپنے والد سے علامہ کتانی نے علمی میراث پائی۔1323ھ میں جب آپ نے بمع اہل وعیال مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اس وقت آپ کے والد ماجد کا وصال ہوا۔[2] خالد محمد زمزمی یہ مادرزاد ولی تھے صاحب الکرامات تھے انکی مجالس سے فیض یاب ہوئے۔

کتانی خاندان کے گلستان میں سے ایک پھول علامہ سید محمد بن جعفر بن ادریس حسنی کتانی ہیں۔علامہ کتانی کا سلسلہ نسب پینتیس واسطوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

وسلم تک پہنچتا ہے ان کا سلسلہ نسب یہ ہے:

ابو عبد اللہ بن محمد بن شیخ الاسلام جعفر (م 1323ھ) بن علامہ ادریس (م 1281ھ) بن عارف باللہ طایع بن فقیہ ادریس (م 1149ھ) بن علامہ محمد الزمزمی (م 1176ھ) بن محمد فضیل (م 1160ھ) بن وجیہ (م 112ھ) بن محمد (م 1083ھ) بن علی 1054ھ بن محمد قاسم (م 1030ھ) بن عبد العزیز (م 997ھ) بن محمد فتحابن سیدی قاسم بن عبد الواحد بن سیدی علی بن علامہ محمد بن علامہ علی بن سیدی موسی بن ابو بکر بن محمد بن امام و قطب سیدی عبد اللہ بن السید الھادی بن یحیی الثالث الکتانی بن عمران بن عبد الجلیل بن یحیی الثانی (م 252ھ) بن مولانا ادریس الثانی (م 213ھ) بن مولانا ادریس الاول (م 177) بن امام سید نا عبد اللہ الکامل (م 143ھ) بن امام حسن مثنی (م 97ھ) بن خلیفہ خاص سید نا حسن بن علی بن ابی طالب وابن فاطمۃ الزہراء (م 11ھ) بنت افضل الخلق ابو القاسم محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔[3]

آپ رحمۃ اللہ علیہ مغرب کے مشہور شہر "شہر فاس" میں رہنے کی وجہ سے "فاسی" کہلاتے ہیں اور شہر فاس کے سادات کرام کے اعلی علمی کتانی خاندان کے فرد ہونے کی وجہ سے "کتانی" کہلاتے ہیں اور حضرت سید نا حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہونے کی وجہ سے "حسنی" کہلانے کا شرف بھی رکھتے ہیں۔ آپ مفسر، فقیہ، محدث، صوفی، مؤرخ اور بہترین نسب دان ہیں۔

علامہ کتانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ربیع الاول 1274 ہجری بمطابق 1857 عیسوی کو فاس شہر میں ہوئی۔ علامہ کتانی کی والدہ کا نام زبیدہ تھا جو شیخ عارف علامہ ابراھیم الکتانی کی صاحبزادی تھی ان کی ابتدائی تربیت علامہ ابراھیم کتانی نے کی۔ بچپن ہی میں ان کی والدہ کا وصال ہو گیا تھا انکے والد ماجد علامہ جعفر بن ادریس فاسی نے ان کی پرورش کی حفظ قرآن کیا تمام امہات المتون حفظ کر لئے۔ تمام علوم وفنون کی تعلیم اپنے خاندان میں ہی حاصل کی، علامہ کتانی نے خود اپنی کتاب "النبذة الیسیرة" میں صراحت کی کہ انہوں نے حفظ قرآن علامہ ابو عبد اللہ محمد الشاہد بن الحسن الیوبی الحسنی سے کیا۔ اس کو مجذوب فاسی نے اپنی کتاب" موسوعة اعلام المغرب" میں لکھا ہے۔[4] قراءت و تجوید قرآن شیخ ادریس بن قاسم الحجوبی سے پڑھی۔ علامہ احمد بن محمد بن خیاط زکاری سے علوم حدیث پر علامہ محمد بن عبد القادر الفاسی کی کتاب الطرفۃ پڑھی اور شرح ابن عباد کا سماع کیا اور سلسلہ شاذلیہ درقاویہ کی اجازت حاصل کی۔ مسند الوقت علی بن ظاہر مدنی سے صحیحین، شفاء، شمائل ترمذی اور ابتدائی کتب حدیث پڑھیں اور چند ایک مسلسلات حدیث کی اجازت لی "الکافی فی العروض و القوافی" کی قراءت کی اور حضرت کی موجودگی میں اس کی املاء کی۔

صحیح بخاری کا 20 سے زائد بار سماع کیا اور اپنے والد کے چچا کے بیٹے محمد بن عبد الواحد کتانی سے بھی شرف تلمذ کیا اور ابو عبد اللہ مدنی سے علوم الحدیث کا فیض پایا بہت سارے محدثین وفقہاء کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ 18 سال کی عمر میں تحصیل علم کے بعد مشائخ اور بڑے علماء کے مشکل ترین امتحان کے بعد خانقاہ کتانیہ میں تدریس شروع کی اور 20 سال کی عمر میں " فاس" کی سب سے بڑی مسجد قرویین میں تدریس کی ابتداء کی، جہاں اپنے والد صاحب کی نگرانی میں تقریبا سب ہی علوم وفنون کی متعدد کتابیں پڑھاتے رہے۔

اساتذہ کرام:

1. ابو عبد اللہ محمد الشاہد بن الحسن الیوبی الحسنی (ان سے حفظ قرآن کیا)۔
2. الشیخ ادریس بن القاسم الحجوبی (ان سے فن تجوید وقراءت پڑھی)۔
3. شیخ جعفر بن ادریس کتانی (1323ھ م) (ان سے نحو، لغت، فقہ، حدیث، اصول، توحید، اوراد و وظائف اور مختلف علوم وفنون کی اجازت حاصل کی)۔
4. محمد بن عبد الوحد کتانی (م 1289ھ)۔
5. القاضی ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمن علوی (م 1317ھ) (ان سے اربعین نبویہ، تصریح، نظم الاستعارات اور شرح بدری کا تعلم کیا)۔
6. ابو عبد اللہ محمد المدنی بن علی بن جلون (م 1298ھ) (ان سے صحیح بخاری کا سماع کیا علامہ کتانی اکثر ان کی مجالس میں تشریف لے جاتے اور سماع حدیث کا اہتمام کرتے)۔
7. ابو العباس احمد بن احمد بنانی المعروف کلا (م 1306ھ) (ان سے علوم معانی، حدیث، اصول، پڑھی اور صحاح ستہ کا سماع کیا، شمائل ترمذی کا درس بھی ان سے لیا اور سلسلہ تجانیہ کے اذکار کی اجازت حاصل کی)۔
8. محمد بن عبد الواحد بن سودۃ المری (ان سے صرف ونحو قاموس المحیط کا مطالعہ کیا)۔

9. شیخ عبدالملک بن محمد علوی الضریر(ان سے علامہ شیخ خلیل کی مختصر پڑھی اور علوم حدیث کی اجازت حاصل کی)۔
10. شیخ احمد بن الطالب ابن سودۃ۔
11. علامہ طیب بن کیران۔
12. عبداللہ بن ادریس بکراوی(ان سے علامہ خرشی، زرقانی کی شرحین اور حاشیہ بنانی پڑھا)۔
13. ھادی بن احمد صقلی الحسینی(علامہ کتانی نے مختصر عرصے میں ان سے الفیہ بن مالک پڑھی اور کافی عرصہ ان کے پاس حاضر ہوتے رہتے۔ دونوں بہت اچھے دوست تھے)۔

درس وتدریس:

مصنف کے پاس جس حد تک علم تھا،اس کا اگر ان کی تالیفات کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو کافی تفاوت ہے یعنی ان کے پاس جتنی معلومات تھیں،اتنی تالیفات نہیں چھوڑیں اور اس کی وجہ یہ تھی کہ مصنف نے اپنی اصل توجہ اور کمال تصنیف پر مرکوز کرنے کی بجائے تدریس وتعلیم اور شاگرد بنانے پر رکھی بڑے بڑے قابل شاگرد اور علماء پیدا کیے۔یہی وجہ ہے کہ مغرب، بلاد عرب اور حجاز میں ان کے تلامذہ کی ایک بڑی تعداد پیدا ہوئی۔جن میں بڑے بڑے نامی گرامی اور محقق علماء شامل ہیں۔اس لحاظ سے مصنف کی زندگی میں ان کے تدریسی پہلو کو خاص اہمیت حاصل ہے،ذیل میں اس کا تفصیلی ذکر کیا جارہاہے:

مصنف کی عمر بھی اٹھارہ سال نہیں ہوئی تھی کہ تمام مروجہ اور متداول علوم کی تحصیل سے فارغ ہونے کے بعد بڑے بڑے مشائخ اور علماء نے ان کا علمی امتحان لیا، جس میں پوری جانچ پرکھ کے بعد انہوں نے کتانی خاندان کی معروف خانقاہ کتانیہ میں تدریس کے لئے منتخب کیا،ابھی دو سال کا عرصہ بھی نہ گزرنے پایا تھا کہ عالم اسلام کی بڑی جامعہ "جامع القرویین" میں آپ کو مسند تدریس مل گئی،جہاں مصنف نے اپنے والد صاحب کی نگرانی میں علم کلام، علم حدیث، علم فقہ، علم اصول حدیث، علم اصول فقہ، علم سیرۃ، علم نحو، علم لغت، علم صرف، علم معانی، علم بیان، علم سلوک اور علم تصوف جیسے علوم کی متعدد کتابوں کی تدریس کی۔ مصنف کی تدریس کی عمدگی اور خوبی کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ان کے دروس میں لوگوں کا اتنا ہجوم ہوتا تھا کہ جامع قرویین اتنی وسیع ہونے کے باوجود تنگ پڑ جاتی تھی۔

اسی طرح جب مصنف نے مشرقی ممالک میں حجاز وعرب کا سفر کیا تو وہاں بھی ہجوم کی صورت یہی ہوتی تھی،مصنف نے حرمین شریفین اور دمشق وغیرہ میں تدریس کا اسی پابندی سے سلسلہ جاری رکھا۔اس کے علاوہ اپنے گھر پر بھی یہ سلسلہ جاری رکھا،جہاں مختلف اوقات میں طلبہ آکر مستفید ہوتے تھے۔مصنف کے مختلف شاگردوں نے ان کے اسباق اور تدریس کا اندازہ کچھ یوں نقل کیا ہے:

مسائل کو واضح کرنے میں مصنف کا انداز اجتہادی شان کا ہوتا تھا، جس فن کا بھی مسئلہ ہوتا،اسے پورے مالہ وماعلیہا کے ساتھ بیان کرتے پھر اس مسئلہ سے متعلق تمام اقوال مع دلائل کو ذکر کرتے پھر دلائل میں قوت وضعف کے حوالے سے ترجیح قائم کرتے،ایسا نہ ہوتا تھا کہ کوئی طالب علم ان کے سامنے آئے اور ان کے بیان کردہ مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر اصول وفروع کے لحاظ سے اسے پوری بصیرت حاصل نہ ہو۔

جب آپ علیہ الرحمۃ نے مغرب واپس آنے کے بعد جامع القرویین میں "مسند احمد بن حنبل"کا درس شروع کیا تو گویا علوم حدیث وفقہ کا ایک موسوعہ کھل جاتا تھا،ہر ہر حدیث پر رجال،سند، جرح وتعدیل متن فقہی وحدیثی نظر، تعارض وتطبیق اور ترجیح کے حوالے سے پورا پورا کلام کرتے تھے،اسی وجہ سے جامع القرویین اتنی وسیع وعریض ہونے کے باوجود کم پڑ جاتی تھی۔

علامہ زمزمی لکھتے ہیں کہ علامہ کتانی گھر میں بھی مسند امام احمد بن حنبل کا درس دیتے تو وہاں پر بھی علماءِ مذاہب اربعہ کا جم غفیر وہاں جمع ہو جاتا کسی مذہب کے مسئلہ میں اگر کوئی اختلاف ہوتا تو اس مذہب کی کتابیں منگوائی جاتی بعینہ وہی اس میں مذکور ہوتا جو آپ نے ذکر کیا ہوتا تو معارض اپنی خطاء سے رجوع کر لیتے۔

تلامذہ:

علامہ کتانی کی صحبت مشرق ومغرب کے کثیر افراد نے پائی اور آپ سے علمی، تربیتی اور سیاسی بصیرت حاصل کی اور ہزاروں کو شرف تلمذ ہوا اور آپ کے فیض سے منور ہو کر دنیا میں درخشاں ستارے ہوئے ان عرب وعجم کے چند مشاہیر کے نام ذکر کئے جاتے ہیں

مغرب سے: محمد زمزمی، محمد مکی بن جعفر، احمد، عبدالرحمٰن، عبدالعزیز، عبدالہ، طاہر وعبدالرحیم بن عبدالکبیر، محمد مھدی، محمد باقر بن محمد بن

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

عبدالکبیر، محمد کامل، محمد منتصر باللہ، محمد ابراھیم بن احمد، محمد بن عبدالکریم خطابی،احمد بن مامون بلغیثی،احمد بن محمد رھونی، محمد بن محمد فرطاخ،عبدالسلام بن القات، محمد مدنی بن حسنی، عبدالحفیظ بن طاھر فاسی، محمد بن محمد حجوجی، محمد بن صدیق غماری، عبدالرحمٰن بن زیدان علوی، محمد بن علی دکالی سلوی، محمد مختار سوسی، علال فاسی وغیرہ۔

شمالی افریقہ سے: احمد شریف سنوسی، محمد بشیر ابراھیمی، محمد مخلوف، محمد خضر حسین، محمد حبیب دیدوی، محمد جودی، محمد بن احمد عمری، طیب عقبی۔

مشرق سے: عبدالقادر بن توفیق شلبی، عمر حمدان محرسی، عباس بن عبدالعزیز مالکی، محمد زاہد کوثری، علی الدقر، ہاشم خطیب، عبدالقادر مغربی، محمد مبارک، عبداللہ منجد، محمد حسنین مخلوف، مجاہد محمد شلبی افندی، شریف ناصر بن علی، شریف علی حیدر پاشا، محمد علی حسین اعظم بکری ھندی، ابوالخیر میدانی، محمد رشید رضا، شکیب ارسلان، رئیس تاج الدین بن بدرالدین حسنی۔

مستشرقین سے: مستشرق سردیر اسپانی، مستشرق فلورین فرنسی۔

اس کی مکمل تفصیل علامہ حمزہ کتانی کی کتاب ترجمہ کتانی میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔(5)

سلسلہ طریقت:

علامہ سید محمد بن جعفر کتانی نے جس طرح اپنا سکہ محدثین وفقہاء میں جمایا اسی طرح اللہ جل جلالہ نے ان کے سینے کو نور سے بھر دیا تھا صفوفِ صوفیاء میں بھی نمایاں مقام حاصل کیا ہزاروں صوفیاء علماء عاملین سے ملے جنہوں نے اپنا خرقہ خلافت ان کو عطا کیا اور اپنے سلسلے کی اجازت عطا فرمائی۔

انہوں نے عارف باللہ ابوعبداللہ بن عبدالحفیظ الدباغ سے ملاقات کی پھر انہیں کے ہو کر رہ گئے ان سے بیعت کی ایک عرصہ تک انکی صحبت سے فیض پاتے رہے۔ ان کو سلسلہ عیدروسیہ باعلویہ کی اجازت سید عیدروس بن حسن بن احمد عیدروسی نے عطا کی سلسلہ سعدیہ کی شیخ احمد بدران شافعی سے، خلوتیہ کی ابو بکر بن محمد سے، حدادیہ کی فتح اللہ بن محمد مصری سے، نقشبندیہ کی محمد بن یوسف بن رحمۃاللہ ازبکی خوارزمی سے، تہامیہ کی ابوعبداللہ محمد غیاتی سے، ریسونیہ کی ابو محمد عبدالسلام بن ریسون علمی سے اجازت حاصل کی۔ دلائل علامہ ابن خیاط اور محمد امین رضوان مدنی سے اجازت حاصل کی۔ اس کے علاوہ شرق وغرب کے کئی مشائخ عظام سے اجازت ملی اور انہوں نے خلافت سے نوازا۔(6)

علامہ کتانی کے اسفار:

علامہ کتانی نے مشرق ومغرب کے بے شمار سفر کئے اولیاء وصالحین کے مزارات پر حاضری دیتے اور وہاں کے علماء سے بالمشافہ مجالس کا انعقاد کرتے اور کسب علوم کے لئے ان کی صحبت سے مستفیض ہوتے اکثر اوقات فاس ہی میں زالغ پہاڑ پر تشریف لے جاتے اور سیدی موسی الخاضی اور سیدی برنوصی کے مزار پر حاضری دیتے اور وہاں پر قیام کرتے اور صحیحین اور شمائل ترمذی مطالعہ اور عبادت میں مشغول ہو جاتے اور ہر سال جبل العلم مولانا عبدالسلام بن مشیش کے مزار پر باقاعدہ حاضری دیتے اور راستے میں مدن، ازان شفشاون، تازروت تطوان، اصیلا، قصیر کبیر اور عرائش میں موجود تمام اولیاء صالحین کے مزار کی زیارت کرتے اور تعلیم اور تعلم کے لئے وہاں ٹھہرتے اور ان کے توسل سے اللہ جل مجدہ سے دعا مانگتے۔

اسی طرح مراکش، رباط، سلا، طنجہ جیسے کئی شہروں اور علاقوں کی طرف سفر کئے۔

1321 ہجری میں پہلا سفر حجاز کی طرف جاتے ہوئے ملک شام ومصر سکندریہ وغیرہ مشہور شہروں کے اجلہ علمائے کرام سے کسب فیض کیا 1321ھ 23 شوال المکرم کو مکہ المکرمہ پہنچے اور مناسک حج ادا کئے پھر مدینہ منورہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کا قصد کیا اس کے بعد بلاد فلسطین وشام کا سفر اختیار کیا طور وسیناء وغیرہ مقامات کی زیارت کی اور بیروت سے ہوتے ہوئے دمشق پہنچے وہاں کے لوگ نہایت تعظیم وتوقیر سے پیش آئے انہوں نے قابل دید استقبال کیا آخر کار 1322ھ 13 ربیع الثانی میں واپس اپنے علاقے فاس لوٹ آئے۔

پھر جب مغرب انحطاط کا شکار ہوا وزیر ابو حماد (م1318ھ) کی وفات کے بعد جب حالات بے قابو ہوئے تو علامہ کتانی نے ہجرت کا ارادہ فرمایا بمع اہل وعیال مدینہ طیبہ کی طرف ھجرت کی اور 1328ھ میں دوسرے حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی حجاز کے اس دوسرے سفر میں علماء وفضلاء مکہ ومدینہ نے آپ کو مرحبا کہا اور یہ سفر آپ کے لئے کافی سعادت مند ثابت ہوا کہ نشر علم وعرفان کے لئے آپ ھادی ومھدی ثابت ہوئے پھر 1326ھ شوال میں طریقہ کتانیہ کے شیخ ابوالفیض محمد بن عبدالکبیر الکتانی کے حکم پر دوبارہ واپس فاس لوٹ آئے۔

مگر علاقے کی حالت نہ بدلی ان کی اصلاح سے مایوس ہو کر پھر دوسری بار مدینہ منورہ کی طرف ھجرت کی 1336ھ تک انہوں نے اس کو وطن اصلی بنا کے رکھا یہاں

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

پر مختلف علمی دروس دیئے مذاہب اربعہ کا بغور مطالعہ کیا۔1336ھ تک علامہ کتانی یہیں مقیم رہے اس دوران آپ نے پانچ حج بالترتیب (1328-1329-1330-1331-1332ھ) کئے۔

خلافت عثمانیہ کے ختم ہو جانے کے بعد 1336ھ میں یہ دمشق چلے گئے وہاں سینکڑوں لوگوں نے ان کا استقبال کیا عام وخاص میں مقبولیت حاصل کر لی وہاں امت کے لئے مشعل راہ بن گئے۔ پھر جب فرانس نے ملک شام پر اپنا تعصب قائم کرنے کی کوشش کی تو سید محمد بن جعفر کتانی واپس اپنے شہر تشریف لے آئے۔ ہزاروں علمائے مغرب، جزائر، تونس، لیبیا، مصر، حجاز، شام، عراق اور ترکی علامہ کتانی سے کسب علم وعرفان کے لئے کوشاں رہے۔

پھر وہاں سے دمشق چلے آئے، جہاں 1345ء تک یعنی سات سال قیام کیا۔ اس کے بعد 1345ھ 13 ربیع الاول بمطابق 1927 عیسوی بروز سوموار کو پھر اپنے وطن واپس آگئے۔ آپ کے اہل خانہ، اقرباء اور اہل اشراف نے آپ کا بھرپور استقبال کیا اور آپ کی مدح میں قصائد کہے۔(7)

وصالِ پر ملال:

جب مشرق ومغرب سے ہجرت کر کے واپس اپنے وطن لوٹے تو 16 ماہ شہر فاس میں قیام فرمایا آپ دل کے مرض میں مبتلا ہوئے شب وروز اس الم قلب میں اضافہ ہوتا گیا آپ کی موت کا ظاہری سبب بھی یہی بنا اور داعی اجل کو لبیک کہا۔

علامہ عبدالحہ بن عبدالکبیر کتانی اپنی کتاب " فہرس الفہارس والاثبات" میں لکھتے ہیں

جب آپ کا وصال ہوا تو لوگوں کا جم غفیر آپ کے جنازے میں آیا شاید ہی شہر میں کوئی باقی بچا ہو فاس میں آپ اہل سنت کی پہچان تھے کم وبیش پچاس ہزار افراد نے آپ کے جنازے میں شرکت کی۔(8)

مشہور مورخ عبدالسلام بن سودہ اپنی کتاب "اتحاف المطالع" میں لکھتے ہیں کہ "ان (علامہ سید محمد بن جعفر کتانی) کی وفات 15 رمضان المبارک 1345ھ بروز ہفتہ رات 11 بجے ہوئی۔(9) علامہ عبدالکبیر بن مجذوب فاسی نے بھی اپنی کتاب "موسوعۃاعلام المغرب "میں 15 رمضان ہی کو وصال لکھا ہے۔(10) جبکہ معجم المؤلفین(11) میں علامہ عمر رضا کحالہ نے اور " مختصرالعروۃالوثقی"(12) میں علامہ محمد بن حسن حجوی ثعالبی فاسی نے 16 رمضان اور "شجرۃالنورالزکیۃ فی طبقات المالکیہ " میں علامہ محمد بن محمد بن قاسم مخلوف نے 17 رمضان کا قول کیا ہے۔(13)

علامہ کتانی کی علمی خدمات

علامہ سید محمد بن جعفر کتانی کی شخصیت جس طرح تدریس میں بے مثال تھے، وعظ و نصائح میں یکتا تھے اسی طرح وہ بہترین مصنف بھی تھے۔ علامہ کتانی نے سینکڑوں نگارشات چھوڑی مختلف علوم وفنون پر اصول وضوابط زینت قرطاس کئے۔ تقریباً ہر فن پر آپ نے قلم اٹھایا اور بیسیوں کتابیں تصنیف کر ڈالیں۔ اگر بغور آپ کی کتب و رسائل کا جائزہ لیا جائے تو ایک سو سے بھی زائد ہیں۔ علم فقہ ہو یا علم تفسیر، علم حدیث ہو یا علم تاریخ، علم الاجماع ہو یا علم تصوف الغرض علامہ سید محمد بن جعفر کتانی نے ہر علم پر یادگار کتابیں لکھیں ہیں ان میں سے چند ایک کا تعارف مندرجہ ذیل ہے:

علم تفسیر: اس موضوع پر علامہ کتانی نے 5 کتب تصنیف فرمائی۔

1. اللہ تعالی کے ارشاد۔"لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْہَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ"(14) کی تفسیر میں مستقل رسالہ۔
2. سورۃ الاخلاص اور معوذتین کی مختصر تفسیر۔
3. تفسیر بالسملۃ بالاشارۃالی الجناب النبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔
4. تقیید فی تفسیر الاستطاعۃ۔
5. انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اہل البیت کی تفسیر۔

علم حدیث: اس موضوع پر علامہ کتانی نے 31 کتب تصنیف فرمائی۔

1. الرسالۃالمستطرفۃلبیان مشہور کتب السنۃالمشرفۃ (جس کی مکمل تفصیل تیسرے باب میں آئے گی)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

2. شفاء الا سقام والالام بمايكفر من الذنوب والاثام۔

(اس کی شرح ادیب العرب علامہ عبدالحمید جاوی مکی نے لکھی اس کا نام "ضیاء الشمس الضاحية على الحسنات الماحية" رکھا اور یہ شرح مطبوعہ بھی ہے اور موصوف نے اسے منظوم کیا اور اس کتاب کی تلخیص علامہ وزیر احمد رھونی نے کی۔)

یہ مفید ترین کتاب ہے اس میں علامہ کتانی نے ذکر کیا ہے جس سے گناہ صغیرہ یا کبیرہ معاف ہو جاتے ہیں تقریبا 76 سے زائد اعمال صالحہ لکھے ہیں جن کے سبب بخشش کا سامان کیا جا سکتا ہے جیسے تحیۃ الوضو، باجماعت نماز پڑھنا، مستقل چاشت و اشراق پڑھنا، جمعرات و جمعہ کا روزہ رکھنا، نیز تسبیحات و ذکر واذکار اور مختلف اوراد وظائف وغیرہ۔

3. بلوغ القصد و المرام۔(اس کا پورا نام معجم الشیوخ میں یہ ہے "بلوغ القصد والمرام ببيان بعض ما تنفرعنه الملائكةالكرام)۔

اس میں علامہ کتانی نے فرشتوں کا ذکر کیا وہ وحی کے ہوں یا حفاظت کے یا رحمت کے ہوں یہ رحمت کے فرشتے مندرجہ ذیل جگہوں پر نہیں تشریف لے جاتے مثلا تصاویر، کتا، خنزیر، جنابت، مزامیر، کافر کا جنازہ، قمار (جوا) بول و براز، قطع رحمی، کشف عورۃ، بے مہمانی والا گھر وغیرہ علامہ کتانی نے اس کتاب میں 30 سے زائد مقامات لکھے ہیں جہاں فرشتوں کا نزول نہیں ہوتا۔

4. النظم المتناثر في الحديث المتواتر۔

اس رسالہ کے آغاز میں حضرت سیدنا سفیان ثوری اور عبداللہ ابن مبارک کا قول" لااعلم علماافضل من طلب الحديث" نقل کیا ہے جن ائمہ حدیث نے متواتر احادیث پر کتب لکھیں ان کا تعارف کروایا اس کے بعد متواتر کا لغوی واصطلاحی معنی بیان کیا تعریف متواتر میں فوائد و قیودات میں سیر حاصل گفتگو کی پھر احادیث متواترہ کا ذکر کرتے ہیں اور ہر حدیث کے رواۃ کا تفصیلا ذکر کرتے ہیں کہ اس حدیث کو کتنے راویوں نے روایت کیا؟ آپ نے اس کتاب میں 316 احادیث متواترہ کا ذکر کیا ہے۔ یہ ڈیڑھ سو کے قریب صفحات کی کتاب ہے جس میں مصنف نے موضوعات کے اعتبار سے بہت سی وہ احادیث اکٹھی کی ہیں جن کا تواتر سے ثبوت ہے ان کے راوی بھی بہت ہیں اور علماء حدیث نے بھی ان کے متواتر ہونے کی تصریح کی ہے۔

علامہ رھونی نے اس کی تلخیص کی اور حافظ ابن صدیق غماری نے تخریج کی علامہ منتصر باللہ کتانی نے تعلیق کے ساتھ ساتھ ایک ہزار احادیث کا اضافہ کیا اس پر مزید کام علامہ محدث محمد ناصر کتانی نے کیا انہوں نے کتاب کا نام "عيون الآثار فيما تواتر من الاحاديث و الاخبار" رکھا۔

5. اسعاف الراغب۔(اس کا پورا نام معجم الشیوخ میں " ا سعاف الراغب الشائق بخبر ولادة خير الانبياء و سيد الخلائق " لکھا ہوا ہے)

یہ ہادی عالم، سرور دو جہاں، سرور دلبراں، مطلوب عاشقاں جناب سیدنا و شفیعنا محمد مصطفی رسول خدا حبیب کبریا صلی اللہ علیہ الہ واصحابہ و بارک وسلم کی سیرۃ طیبہ و طاہرہ کے مبارک اور بہاآفریں موضوع پر تالیف ہے۔ یہ کتاب مکتبہ حجریہ فاس سے کئی بار طبع ہوئی۔ السفر الصوفی نامی مجموعہ کتاب کے ضمن میں ڈاکٹر اسامہ بن محمد ناصر کتانی کی وساطت سے یہ کتاب طبع ہوئی۔ اور علامہ زمزمی نے دار الکتب العلمیہ سے بھی اسے طبع فرمایا۔

اس کی شرح علامہ کتانی کے برادر اصغر مولانا احمد بن جعفر کتانی نے لکھی جس کا نام انہوں نے " فجر السعادةالباسق و قمر السيادةالشارق على اسعاف الراغب الشائق" رکھا۔

اس کی دوسری شرح علامہ محمد بن طالب بنیس نے ایک جلد میں لکھی اور اس کو منظوم میں علامہ تھامی بن عبد القادر بن حداد مراکشی نے پرویا جیسے حسن بنونہ نے ترتیب دیا تھا۔

6. نيل المني وغايةالسول بذكر معراج نبى المختار الرسول۔

7. الدعامة في احكام العمامة۔(اس کا پورا نام معجم الشیوخ میں "الدعامة لمعرة سنةاحكام العمامة" لکھا ہوا ہے)۔ یہ کتاب علامہ کتانی کی حیات میں طبع ہو چکی تھی

8. الاقاويل المفصلة ببيان حديث البسملة۔(اس کا نام بعض کتابوں میں "الاقاويل المفصلة لبيان حديث الابتداء بالبسمله" لکھا ہوا ہے) یہ کتاب بھی مصنف کی حیات میں چھپ چکی تھی مگر بعد میں شیخ محمد الفاتح کتانی اور علامہ عصام حرار کی تحقیق کے ساتھ طبع ہوئی۔ حافظ ابن الحسنی نے اس کی تلخیص کی

اور یہ مطبوعہ بھی ہے۔

9. اليمن والا سعاد بمولد خير العباد۔
10. تعجيل البشارة للعامل بالا ستخارة۔(مصنف فرماتے ہیں، یہ میری پہلی تصنیف ہے)
11. رسالة في تكلمه عليه الصلوة والسلام بغير اللغةالعربية۔
12. رسالة فيما لا يسمع المحدث جهله۔(اس رسالے کا پورا نام" الرسالةالمختصرة فيما لايسع المحدث جهله من الكتب اللتى لها تعلق وارتباط بالسنةالمطهرة"ہے۔)
13. شرح ختم موطا مالک۔
14. شرح ختم صحيح البخارى۔
15. شرح ختم صحيح مسلم۔
16. شرح ختم الشمائل النبوية۔
17. شرح ختم اول ترجمة من جامع الترمذی۔
18. تخريج احاديث الشهاب القضاعی(نامکمل)۔
19. مسلسلات حديثيةاولی۔
20. مسلسلات حديثية ثانية۔(مسلسلات اولی وثانیہ دونوں علامہ بدر عمرانی کی تحقیق کے ساتھ 1424ھ میں دار الکتب العلمیہ سے شائع ہو چکی ہیں)۔
21. اجازة في اسانيد الكتب الست وغيريا في كراستين۔
22. اجازة في تراجم شباخ له۔
23. اجازة فيها عدة فهارس۔
24. اجوبةالحديثية۔
25. ثبت اجازبه شيخ احمد بن محمد رهونی۔
26. "شرح سنن الامام النسائی"اس کو علامہ کتانی کے شاگرد مولانا محمود یاسین دمشقی نے جمع کیا اور ایک نئے انداز سے اسے مرتب کیا۔
27. "شرح مسند الامام احمد"علامہ کتانی نے اس کے فاس اور دیگر شہروں میں دروس دیئے تو ان کے شاگرد مولانا محمود یاسین دمشقی نے اسے تین جلدوں میں جمع کر دیا۔اور علامہ کتانی کے دیار مبارک فاس سے علامہ محمد بن ابراھیم کتانی، علامہ احمد عمرانی اور علامہ عابد فاسی نے اسے ایک جلد میں مرتب کیا۔
28. فهرست اجازت شيخ محمد حبيب الله الشنقيطی۔(یہ بھی ڈاکٹر محمد حمزہ کتانی کی وساطت سے طبع ہو چکی ہے)۔
29. فهرست اجازت شيخ احمد شريف السنوسی۔
30. فهرست اجازت شيخ محمد توفيق الايوبی۔
31. " الفوائد"اس کو علامہ احمد عمرانی نے مرتب کیا اس میں انہوں نے علوم الحدیث کے اہم نکات وفوائد بیان کئے ہیں۔اور موصوف کے علامہ کتانی سے جو مذاکرات فی الحدیث ہوئے خاص طور پر وہ اس میں قابل ذکر ہیں یہ بھی ایک جلد میں مطبوعہ ہے۔

علم تصوف: اس موضوع پر علامہ کتانی نے 8 کتب تصنیف فرمائی۔

1. نصره ذوى العرفان فيمااحد ثوه لذكر الهليلة من الطبوع والاالحان۔
2. شرح على دلائل الخيرات(نامکمل)۔

حرف وسخن
HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

3. شرح علی البیات للعارف باللہ الحاج المفضل البقالی فی طریقۃ للخاصۃالخاصۃ۔
4. رسالۃ فی البسملۃ علی طریق الاشارۃالی الجناب المحمدی۔
5. رسالۃ فی مسائل متعلقۃ بسلب الارادۃ۔
6. رسالۃ فی الختم المحمدی۔
7. اجوبۃ خالہ العارف محمد الزمزمی بن ابراھیم الکتانی فی المعارف اللدنیۃ۔
8. جلاء القلوب فی العلم المحمدی (3 مجلدات)

اس کا پورا نام "جلاء القلوب من الاصداء الغینیۃ ببیان احاطۃ علیہ السلام بالعلوم الکونیۃ" ہے یہ تین جلدوں میں ہے اور علم محمدی کے نام سے یہ کتاب مشہور ہے مفتی مصر ڈاکٹر علی کی سرپرستی میں شیخ احمد فرید المزیدی کی تحقیق کے ساتھ پہلی بار قاہرہ سے طبع ہوئی اور دوسری بار دار الکتب العلمیہ بیروت سے طبع ہوئی۔

اس کے بارے میں مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "اس موضوع پر ایسی مفید اور جامع کتاب اس سے پہلے تحریری شکل میں میری نظر سے نہیں گزری"۔

علم عقائد: اس موضوع پر علامہ کتانی نے 1 کتاب تصنیف فرمائی۔

1. البیان لمایرجع الاحوال المکلفین فی عقائد الایمان۔(اس کا پورا نام معجم الشیوخ میں "الکشف البیان لما یرجع لاحوال المکلفین من عقائد الایمان" لکھا ہوا ہے۔اس میں عقیدہ کے متعلق احکام موجود ہیں ناطق بالشھادۃ کیا ہے؟ واجب کفایہ، واجب العین، مستحب؟ اللہ کے وجود پر کیا دلیل ہے؟ جزیرہ میں موجود شخص پر ایمان لانے کا کیا حکم ہے؟ اور مزید اس میں ضابطہ کفر واقسام کفر کو بیان کیا ہے۔)

علم فقہ: اس موضوع پر علامہ کتانی نے 23 کتب تصنیف فرمائی۔

1. سلوك السبیل الواضح لبیان ان القبضۃ فی الصلوات کلھا مشھور و راجح۔
2. ارشاد العوام لمابہ العمل بالصیام ۔
3. رفع الملامۃ ودفع الاعتساف عن المالکی اذابسمل فی الفریضۃ خروجا عن الخلاف۔
4. رسالۃ فی لبس الحریر۔اس رسالہ کا پورا نام "رفع الالتباس ، و اکشف الضر و الباس ، ببیان ما للعلماء النحاریر الاکیاس فی مسالۃالحریر الذی وقف الخوض فیھا بین الناس"ہے۔
5. رسالۃ فی حکم الساعات الذھبیۃ۔
6. رسالۃ فی اقوال الفقہاء فی الحریر۔(اس کا پورا نام معجم الشیوخ میں " ا تحاف ذوی البصائر والحجا بما فیہ فی مسائل الحریر السرور و النجا" لکھا ہوا ہے)
7. حاشیۃ فی شرح سیادہ الصغیر للمرشد المعین(نامکمل)
8. حاشیۃ فی شرح الجامع المنسوب الخلیل التاودی۔
9. رسالۃ فی حکم صلوۃالجمعۃ لمن سافر دون مسافۃالقصر۔
10. رسالۃ فی احکام نسویۃالحیض وغیرہ۔
11. رسالۃ فیما یعملہ المقیم بلد لا ینقطع عنہاالغیم فی اکثرالاوقات بحیث لا یاتی فیہا رویۃالہلال۔
12. رسالۃ فی حکم السیادۃ فی الاسم النبوی۔

13.رسالة فی حکم الخزو حقیقته وحکم مالیس به الخز مما خلط فیه الحریر بغیره۔

14.رسالة فی مسائل خمس متعلقة بالعید۔

15.رسالة فی مسائل ثلاث متعلقة بالعید۔

16.اجوبة عن عدة مسائل فی الحیض۔

17.جواب فی تحریم تعاطی الاعشاب الخبیثة۔

18.جواب فی حکم الاحتماء بالنصاریٰ۔

19.جواب فی حکم السیادت فی اسم رسول ا للہ۔

20.جواب فیما یعمل علیه فی رمضان من اقام فی بلدة من بلاد النصاری یتوالی فیهاالغیم فی اکثر الاوقات بحیث لایتاتی فیها رؤیةالهلال۔

21.حاشیه علی شرح المحلی بجمع الجوامع علامہ شیخ احمد عمرانی نے ایک مختصر سے جز میں ان کو جمع کیا ہے اور انہوں نے اس کا ان سے سماع بھی کیا ہے۔

22.شرح مختصر خلیل علامہ احمد عمرانی نے علامہ کتانی کے دروس و تقاریر سے اس کو جمع کیا 3 جلدوں میں باب ا لنکاح سے پہلے تک اس کو شائع کیا موصوف نے خود بھی اس میں کچھ اضافہ کیا۔

23.فتوی فی مسئلة خلع الحاکم۔

مواعظ و نصائح: اس موضوع پر علامہ کتانی نے 2 کتب تصنیف فرمائی۔

1. النصیحة فی دعوةالمسلمین للجهاد۔
2. ارشاد المالك لمایجب علیه من مواساةالهالك۔ علامہ تحسین پاشانے اس کو طبع کروایا۔

علم تاریخ: اس موضوع پر علامہ کتانی نے 8 کتب تصنیف فرمائی۔

1. الازہار العاطرةالا نفاس فی مناقب ادریس بن ادریس بانی فاس۔(اس کا پورا نام معجم الشیوخ میں " الازہار العاطرةالانفاس بذکر بعض محاسن قبن المغرب و تاج مدینة فاس" لکھا ہوا ہے)
2. الازہار العاطرةالانفاس بذکر بعض محاسن قبن المغرب و تاج مدینة فاس(بحوالہ معجم المولفین البتہ محمد منتصر کتانی نے اس کی بجائے اس کا نام یہ ذکر کیا ہے: الازہار العاطرةالانفاس فی مناقب ادریس بن ادریس بانی فاس دونوں میں تفاوت ظاہر ہے۔) علامہ رہونی نے اس کتاب کی تلخیص کی اور ساتھ میں ایک ضمیمہ بھی لکھا جس کا نام انہوں نے "عمدةالراوین فی تاریخ تطاوین" رکھا۔

سلوةالانفاس فی اعیان فاس۔(اس کا پورا نام معجم الشیوخ میں "سلوةالانفاس و محادثةالاکیاس فیمن اقبر من العلماء و الصلحاء بفاس" لکھا ہوا ہے) اس کتاب کا پورا نام یہ "سلوةالانفاس و محادثةالاکیاس فیمن اقبر من العلماء و الصلحاء بفاس" ہے۔ اس میں ان تمام علماء اور صلحاء کا تذکرہ ہے جنہوں نے فاس شہر میں وفات پائی اور ان کی وہیں تدفین ہوئی۔

اس کتاب کی تالیف میں مصنف نے چودہ سال کا طویل عرصہ خرچ کیا۔ اور اس کی تالیف کا مواد اکٹھا کرنے کے لئے بجائے لائبریریوں میں جانے کے فاس شہر کے تمام گلی محلے چھان مارے اور جگہ جگہ جا کر قبروں کی تختیاں دیکھیں، لوگوں سے معلومات اکٹھیں کیں اور پھر کتابوں سے بھی مواد لیا۔

اس لحاظ سے مصنف کی یہ کتاب حوالے کی چیز بن گئی ہے اور اس پر مشرق و مغرب کے متعدد محققین نے تحقیقی کام اور ریسرچ کی ہے۔ علامہ حافظ شیخ احمد بن محمد بن

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

صدیق غمازی (1960/1380ء) نے اس کو مختصر کیااس کا نام "الاستیناس بتراجم فضلاء فاس" رکھا۔ اس طرح علامہ حافظ عبد الحہ بن عبد الکبیر الکتانی(1382ھ/1962)نے اس پر تکملہ لکھا جس کا نام" اعلام الحاضروالات بما فی السلوة من الحسنات"جو آج بھی مراکش کی لائبریریوں کی زینت بنا ہوا ہے اس کے علاوہ کئی علماء فاس نے اس پر تعلیقات لکھیں اور اختصار کر کے امت کے لئے آسانی کی علامہ عبداللہ بن عبدالقادر تلیدی جرفطی کی کتاب "اسباب ہلاک الامم" اسی کی کڑی ہے۔

فرانس کے مستشرق اونی باسی سلوۃالانفاس کے مصادر پر بحث کی اور الشرقیہ ماہنامہ میں باقاعدہ نشر ہوا "فہارس سلوۃالانفاس"نام کی کتاب علامہ محمد ناصر بن محمد زمزمی کتانی کی ہے جس میں موصوف نے سلوۃ کے تمام مترجمین کے اسماء کا ذکر کیا اور باقاعدہ 1966 میں رباط سے اسے نشر کیا۔اور ادیب حسب بنونہ نے اس کتاب "سلوۃالانفاس"کو تین جلدوں میں منظوم لکھا اس کا ذکر علامہ محمد منتصر کتانی نے رسالہ مستطرفہ کے مقدمہ میں کیا۔

علامہ منتصر باللہ بن محمد زمزمی کتانی نے اس کا اختصار کر کے " القرویین اقدم جامعة فی العالم" کے عنوان سے شائع کیا۔مصنف ہی کے خاندان کے ایک فرد ڈاکٹر حمزہ بن علی کتانی کی تحقیق کے ساتھ یہ کتاب 3 جلدوں میں دارالثقافہ سے چھپ چکی ہے۔

3. الرحلةالسامية لمصر و الاسکندرية والحجاز و البلاد الشامية۔ڈاکٹر حمزہ بن علی کتانی اور ڈاکٹر محمد بن عزوز کی تحقیق کے ساتھ یہ کتاب لبنان کے مکتبہ دارابن حزم سے چھپ چکی ہے۔
4. النبذة فی تاريخ العائلةالکتانية۔اس کو علامہ عبدالحفیظ فاسی نے مختصر کیا یہ کتاب بھی مطبوعہ ہے۔
5. الاعلام بما فی المجانات المحلاة من الاحکام۔
6. عدة کنانيش علمية و تاريخية هامة۔
7. مهموع الرسائل المتبادلة بينه و بين اعلام و رؤساءئ و زعمائ الوقت۔
8. الوفيات یہالتقاط الدرر للقادری پر ذیل ہیں اور یہ 1108ھ سے لے کر 1309ھ تک ہے۔

علم الاجتماع: اس موضوع پر علامہ کتانی نے 7 کتب تصنیف فرمائی۔

1. نصيحةاہل الاسلام بما يدفع عنہم داء الکفرةاللام۔(رباط کے مشہور عالم علامہ حافظ محمد مدنی بن حسنی نے چار جلدوں میں اس کی شرح لکھی جس کا نام انہوں نے "منح المنيحة بشرح النصيحة" رکھا۔سب سے پہلے یہ کتاب 1326ھ میں فاس ہی سے طبع ہوئی پھر 1408ھ میں ڈاکٹر ادریس کتانی کی تحقیق کے ساتھ رباط سے طبع ہوئی۔2000عیسوی/1420ھ میں ڈاکٹر محمد حمزہ بن علی کتانی کی تحقیق کے ساتھ اردن سے طبع ہوئی۔)

یہ رسالہ علامہ کتانی نے حاکم وقت سلطان مولائی عبدالعزیز کے لئے لکھا جس میں آپ نے ان کو کچھ نصیحتیں کی اور ملک و سلطنت کی ڈور کیسے سنبھالی جاتی ہے اس پر چند مفید مشورے دیئے آپ نے انہیں ترک احکام اسلام سے ڈرایا اور خوف آخرت کی طرف توجہ دلائی۔

2. رسالة فی حکم الاحتماء بالتصاری۔
3. رسالة فی آدابالدخول بالزوجة۔
4. رسالة فی وجوب تناصر المسلمين علی اعدائہم الکافرين۔
5. رسالة فی تعاطی الاعشاب الخبيثة۔
6. رسالة فی حکم التقليد فی العقائد۔علامہ احمد رھونی نے اس کی تلخیص کی ہے جس کو انہوں نے اپنی کتاب "عمدةالراوين من تاريخ تطاوين "کی جلد 9 کے جزاول میں ذکر کیا ہے۔
7. اعلان الحجة واقامةالبرہان علی منع ماعم و فشامن استعمال عشبةالدخان۔یہ کتاب دوبار چھپ چکی ہے ایک بار علامہ محمد فاتح بن محمد مکی کتانی کی تحقیق کے ساتھ طبع ہوئی ہے اور دوسری بار ڈاکٹر عبداللہ بن محمد مکی کتانی کی تحقیق کے ساتھ فاس سے طبع ہوئی ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

علم الادب: اس موضوع پر علامہ کتانی نے 3 کتب تصنیف فرمائی۔

1. شرح كتاب للسلطان مولاالمحمدالعلوی رحمةالله تعالی۔
2. مجموعة خطب(یہ جامع ابوالجنود میں دیے گئے خطبوں کا مجموعہ ہے)
3. مجموعة رسائل السروية واجتماعية سائلا فيهااو مجيبا۔

(مکاتیب کا مجموعہ، جو علمی و معاشرتی مسائل کے حوالے سے اہل خاندان، تلامذہ طلباء اور عقیدت مند علماء کے نام لکھے گئے خطوط پر مشتمل ہے۔اس مجموعہ میں اور سلطان عبدالحفیظ العلوی، الامیر محمد بن عبدالکریم الخطابی، ملک عبدالعزیز آل سعود اور امیر احمد الشریف السنوی وغیرہم کے مابین ہونے والی تحریری مراسلت بھی شامل ہیں۔

مختلف علوم وفنون: اس میں علامہ سید محمد بن جعفر کتانی کی مختلف علوم وفنون پر لکھی گئی کتب کا ذکر کیا گیا ہے۔

1. "الاربعين الكتانية فى فضائل ال بيت خير البرية" یہ رسالہ علامہ کتانی کی کتاب الازہار العاطرة الانفاس کے آخر میں چھپا ہوا ہے۔
2. تنبيه الاغنياء و السادات على ما يجب عليهم وقات المجاعة من المواساة۔
3. ديوان شعر۔
4. "رسائل حفيظيه" اس میں وہ تمام خطوط شامل ہیں جن کو علامہ کتانی نے مولی عبدالحفیظ کی طرف لکھ کر ارسال کئے تقریبا یہ بھی ایک جلد یا اس سے کچھ زیادہ ہیں۔
5. "الفوائد "اس میں مصنف نے مختلف علوم وفنون کی اصطلاحات اور ان کے فوائد و ثمرات بیان کئے ہیں۔اور ہر فن کی باریکیوں کو عمدہ مثالوں سے مزین کیا۔
6. "تحريرات فقهيه وصوفيه" اس میں ریشم کے متعلق احکام ہیں مزارات اولیاء، کعبۃ المعظمہ، مسجد نبوی وغیرہ کی تصاویر کے احکام، آداب حدیث، کھانا اور نماز کا وقت ہو تقدیم کس کو ہوگی؟ پہلی صف کی فضیلت، لفظ اللہ کا ہمزہ قطعی ہے یا وصلی؟، تصورات کی اقسام، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن کتنے تھے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں اگر کوئی مرتد ہو جائے اور بعد میں ایمان لائے کیا وہ صحابی ہوگا یا نہیں؟ حلال و حرام میں تقلید ائمہ واجب ہے یا نہیں؟ ان پر علامہ کتانی نے مکمل بحث فرمائی ہے۔

---

(1) سركيس، يوسف اليان، معجم المطبوعات ليوسف ، مكتبة الثقافة الدينية مصر، ج 2 ص1545
(2) رهونى ، ابو العباس احمد ، عمدة الراوين فى تاريخ تطاوين ، مطبعة الخليج العربى تطوان، ص7
(3) كتانى، حمزه بن على، ترجمه كتانى غير مطبوعه ، ص29
(4) فاسى، عبد الكبير بن مجذوب ، موسوعة اعلام المغرب، دار العرب الاسلامى بيروت ، سن 2008 ص2961
(5) كتانى، حمزه بن على، ترجمه كتانى غير مطبوعه ، ص56
(6) الفاسى، عبد الحفيظ بن محمد طاہر، معجم الشيوخ المسمى المدهش المطرب مطبوعه 2003ء دار الكتب العلمية بيروت لبنان ج1 ص66-67
(7) كتانى، حمزه بن على، ترجمه كتانى غير مطبوعه، ص46
(8) كتانى، عبد الحى بن عبد الكبير ، فهرس الفهارس و الاثبات، دار العرب الاسلامى بيروت سن 1982 ص518
(9) ابن سوده، عبد السلام بن عبد القادر ، اتحاف المطالع، دار العرب الاسلامى بيروت سن 1997 ص444
(10) فاسى، عبد الكبير بن مجذوب ، موسوعة اعلام المغرب، دار العرب الاسلامى بيروت ، سن 2008 ص2961
(11) كحاله، عمر رضا، معجم المولفين، دار الاحياء التراث بيروت لبنان ج 9 ص150
(12) حجوى ، محمد بن حسن ، فاسى، مختصر العروة الوثقى فى مسشيخة ابل العلم و النقى، دار ابن حزم بيروت ، سن 2003 ص34
(13) مخلوف ، محمد بن محمد بن عمر ، شجرة النور الزكية فى طبقات المالكيه، دار الكتب العلمية بيروت ، سن 2002ء ص620
(14) سورة بقرة:177